بالکل واضح ہو جاتا ہے۔

علمائے دین کا بنیادی اور اہم فریضہ یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے پیغام کو لوگوں تک بالکل اسی حالت میں پہنچاتے رہیں جس طرح اس نے اپنے رسولوں کے ذریعے اسے نازل فرمایا ہے۔ انہیں بے جا تشدید و تخفیف کا کوئی اختیار نہیں ہیں۔

قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰہَ بِدِیْنِکُمْ (الحجرات - ۱۶)

(اے نبیؐ ان (مدعیانِ ایمان) سے کہو: کیا تم لوگ اللہ کو اپنا دین بتاتے ہو۔

قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰہُ (البقرہ: ۱۴۰

(کہو: تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ)

اللہ کے نزدیک جو چیز مقبول و معتبر ہے وہ بلا چون و چرا اس کے احکام کی پیروی و اتباع ہے اور جو چیز اس کلیہ سے ہٹ کر ہو وہ بدعت شمار ہوگی چاہے وہ تخفیف کی شکل میں ہو یا تشدید و تکلیف کی شکل میں۔

تصحیح

ترجمان القرآن شمارہ دسمبر ۱۹۸۷ء کے صفحہ ۱۹۵/۲۷ پر ایک آیت میں ذرا سی تصحیح کر لیں:-

"یَآ اَیُّھَا الْمُرْسَلُ" کے بجائے "یٰٓاَیُّھَا الرُّسُلُ" ہونا چاہیے

(ادارہ)